*Journal of Sociology & Cultural Research Review* (JSCRR)
Available Online: https://jscrr.edu.com.pk
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

# THE CONCEPT OF KHODI (SELFHOOD) AND KHOD-DARI (SELF-RELIANCE) IN THE POETRY OF KHUDAYI KHIDMATGAR MOVEMENT'S POETRY

**خدائی خدمتگار تحریک کی شاعری میں خودی اور خودداری کا تصور**

**Fayaz Ur Rahman**
Ph.D Scholar, Pashto Department, University of Malakand.
fayazurrahman77@gmail.com
**Dr. Noor Ul Basar Aman**
Assistant Professor, Pashto Department, University of Malakand
dr.aman@uom.edu.pk

JSCRR

## Abstract
*The concepts of Khodi (Selfhood) and Khod-dari (Self-reliance) hold a profound significance in the poetry of the Khudayi Khidmatgar Movement, led by Abdul Ghaffar Khan (Bacha Khan) during the early 20th century. This paper explores how these themes, deeply rooted in Pashtun culture and Islamic philosophy, served as a unifying ideological framework for nonviolent resistance against colonial oppression. The movement's poetry, often composed in Pashto, embodies a call for self-awareness, moral integrity, and collective resilience, urging individuals to recognize their intrinsic worthwhile embracing autonomy as a means to achieve social justice and freedom. By analyzing key poetic works of the movement, this study highlights the interplay between spiritual introspection and political activism, illustrating how the dual concepts of Khodi and Khod-dari empowered a marginalized community to assert their identity and rights through nonviolence and unity.*

***Keywords:*** *Selfhood. Self-reliance. Self-awareness. Moral integrity. Autonomy. Political Activism.*

خودی اور خودداری دو اہم تصورات ہیں جو انسان کی شخصیت اور وجود کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ دونوں تصورات ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں لیکن ان کا مفہوم اور دائرہ کار مختلف ہے۔ ذیل میں ان دونوں کا مفہوم اور ان کے آپس کے تعلق کی وضاحت کی گئی ہے:

**خودی کا مطلب:**

خودی ایک فلسفیانہ اور روحانی اصطلاح ہے جو علامہ اقبال کے فلسفے کا مرکزی نکتہ ہے۔ خودی کا مطلب ہے انسان کا اپنی ذات، شخصیت، اور شعور کو پہچاننا۔ یہ انسان کے اندر وہ طاقت یا صلاحیت ہے جو اسے اپنی اہمیت، مقصدِ حیات، اور کائنات میں اپنی جگہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔

خودی کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

اپنے وجود کا شعور: یہ احساس کہ انسان اپنی ایک انفرادیت رکھتا ہے اور وہ اپنی قسمت خود بنا سکتا ہے۔

خوداعتمادی: اپنے فیصلوں اور عمل پر یقین۔

اپنی ترقی کی جستجو: اپنے آپ کو بہتر بنانے کی کوشش اور اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنا۔

مقصدِ حیات: اپنی زندگی کو ایک اعلیٰ مقصد کے لیے وقف کرنا۔

**خودداری کا مطلب:**

خودداری کا مطلب ہے اپنی عزتِ نفس اور وقار کی حفاظت کرنا۔ یہ انسان کی وہ خصوصیت ہے جو اسے دوسروں کے سامنے جھکنے، اپنی عزتِ نفس کی قربانی دینے، یا غیر ضروری طور پر کسی کا احسان لینے سے روکتی ہے۔

خودداری کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

عزتِ نفس: اپنے وقار کی حفاظت کرنا اور اپنے اصولوں پر قائم رہنا۔

غیرت: اپنی خود مختاری کو برقرار رکھنا۔

سچائی پر قائم رہنا: کسی بھی قیمت پر جھوٹ یا منافقت سے دور رہنا۔

اپنے حق کے لیے کھڑے ہونا: ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرنا۔

**خودی اور خودداری کا آپس میں تعلق:**

JSCRR

خودی بنیاد ہے، خودداری اس کا اظہار: خودی انسان کے اندرونی شعور اور طاقت کی نمائندگی کرتی ہے، جبکہ خودداری اس شعور اور طاقت کا عملی مظاہرہ ہے۔

خودی کے بغیر خودداری ممکن نہیں: اگر انسان کو اپنی اہمیت اور انفرادیت کا احساس نہ ہو (یعنی خودی نہ ہو)، تو وہ اپنی عزتِ نفس اور وقار (خودداری) کی حفاظت نہیں کر سکتا۔

خودداری خودی کو مضبوط کرتی ہے: جب انسان اپنی عزتِ نفس اور وقار کی حفاظت کرتا ہے، تو اس کا شعور اور خوداعتمادی مزید بڑھتی ہے، جو اس کی خودی کو مضبوط کرتی ہے۔

متوازن تعلق: اگر خودداری میں حد سے زیادہ شدت آجائے تو یہ تکبر یا انانیت بن سکتی ہے، اور اگر خودی میں کمی ہو تو انسان احساسِ کمتری یا بے وقعتی کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس لیے دونوں کا متوازن ہونا ضروری ہے۔

**علامہ اقبال کا نقطہ نظر:**

علامہ اقبال نے خودی کو انسان کے وجود کی سب سے اہم بنیاد قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب انسان اپنی خودی کو پہچان لیتا ہے تو وہ نہ صرف اپنی ذات بلکہ پوری کائنات کو مسخر کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ ان کے مطابق، خودداری خودی کا ایک لازمی جزہے جو انسان کو زندگی میں وقار اور آزادی کے ساتھ جینے کا سلیقہ سکھاتی ہے۔

خودی اور خودداری دونوں انسان کی شخصیت کے اہم پہلو ہیں۔ خودی انسان کے اندرونی شعور اور صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے، جبکہ خودداری اس شعور اور صلاحیت کا عملی مظاہرہ ہے۔ ان دونوں کا تعلق ایک دوسرے کے بغیر نامکمل ہے، اور ان کا توازن انسان کو ایک مکمل اور باوقار شخصیت بننے میں مدد دیتا ہے۔

پختونولی (پختونوں کا روایتی طرزِ زندگی اور اصولوں کا مجموعہ) میں خودی اور خودداری کے تصورات گہرے اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں۔ پختونولی بنیادی طور پر عزت، غیرت، آزادی، اور خود مختاری پر مبنی ہے، جو کہ خودی اور خودداری کے اصولوں سے بہت حد تک مطابقت رکھتی ہے۔ آیئے اس تصور کو پختون ثقافت کے تناظر میں تفصیل سے سمجھتے ہیں:

**خودی کا تصور پختونولی میں:**

پختونولی کے مطابق، ہر پختون کو اپنی شناخت اور ثقافتی ورثے کا گہرا شعور ہونا چاہیے۔ اپنی زبان، تاریخ، روایات، اور اقدار کا تحفظ خودی کے تصور کا اہم پہلو ہے۔

پختون ولی: "پختونولی" خود ایک ایسا اصول ہے جو پختونوں کی انفرادیت اور خودی کو ظاہر کرتا ہے۔

ذاتی وقار اور عزت: پختونولی میں خودی اور خودداری کے تصورات پختونوں کے ثقافتی، سماجی، اور اخلاقی اصولوں میں گہرائی سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ دونوں تصورات پختونوں کے طرزِ زندگی، ان کے فیصلوں، اور رویوں کو واضح کرتے ہیں۔ ان کا اظہار ذاتی، خاندانی، اور سماجی سطح پر ہوتا ہے، اور یہ اصول ان کی عزت، غیرت، اور آزادی کی حفاظت کے لیے نہایت اہم سمجھے جاتے ہیں۔

خودی کا مطلب یہاں بھی اپنے وجود، مقام، اور انفرادیت کا شعور ہے، جو پختونولی کے بنیادی اصولوں سے مطابقت رکھتا ہے۔

اپنی شناخت کا شعور: پختونولی میں یہ اصول بنیادی حیثیت رکھتا ہے کہ ہر پختون کو اپنی شناخت، ورثے، اور انفرادیت پر فخر ہونا چاہیے۔

خېر غواړم اول د پښتون
بيا د مسلمان
ځکه چې زۀ يم اول پښتون

بیا مسلمان[i]

ترجمہ: "میں پہلے پختون اور بعد میں مسلمان کا خیر خواہ ہوں کیونکہ میں پختون پہلے ہوں اور مسلمان بعد میں"۔

ثقافتی ورثہ: پختون اپنی زبان (پشتو)، تاریخ، اور روایات کو اپنی خودی کا حصہ سمجھتے ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

عبدالاکبر خان اکبر اپنی زبان سے بے پناہ محبت کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

هر فرمان به ئې کړم قبول
بغیر له ژبې
کۀ له خدایه څوک مهدي د زمان
راغے[ii]

ترجمہ: "اگر خدا کی طرف سے کوئی مہدی آئے تو اس کا ہر حکم سر آنکھوں پر، سوائے زبان (پشتو) کے"۔

عزتِ نفس: ہر پختون اپنی عزت کو اولین ترجیح دیتا ہے اور اپنی ذات کے شعور کے بغیر اسے ممکن نہیں سمجھتا۔

آزادی اور خود مختاری: پختونولی کے اصول کے تحت ہر فرد کو اپنی زندگی اور فیصلوں میں آزاد ہونا چاہیے۔ آزادی اور خود مختاری پر پختون کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے۔

ذاتی خودداری: یہ خودی کا ہی حصہ ہے کہ پختون اپنی آزادی پر سمجھوتہ نہیں کرتے اور اپنی آزادی کے تحفظ کے لیے جان کی قربانی دینے کو تیار ہوتے ہیں۔

**زندگی کا مقصد اور غیرت:**

پختونولی میں غیرت اور مقصدیت خودی کے اہم پہلو ہیں۔

غیرت (ناموس): اپنی اور اپنے خاندان کی عزت کی حفاظت کو خودی کا عملی مظہر سمجھا جاتا ہے۔

مقصدِ حیات: ہر پختون کو اپنی زندگی کو ایک بڑے مقصد (اپنی برادری اور عزت کی حفاظت) کے لیے وقف کرتا ہے۔

پختونولی میں خودداری کا تصور:

خودداری پختون ثقافت کا ایک لازمی جزو ہے، جو ان کی غیرت، عزت، اور آزادی کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ یہ تصور پختونوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔

**عزت اور غیرت کی حفاظت:**

پختونولی میں خودداری کا مطلب ہے کہ ایک پختون اپنی عزتِ نفس کی حفاظت کرے اور کسی بھی قیمت پر اپنی غیرت پر سمجھوتہ نہ کرے۔

پگڑی کی عزت: پختونولی میں پگڑی عزت اور خودداری کی علامت ہے، جسے کھونا یا بے عزت کرنا ناقابلِ قبول سمجھا جاتا ہے۔ ولی محمد طوفان خدائی خدمتگار تحریک کے ایک طوفانی لہجے کے شاعر تھے۔ وہ پگڑی کی عزت اور قدر و قیمت یاد کرتے ہوئے کہتا ہے:

هیڅ خبر نهٔ ئې چې دښمن
دې څهٔ کول غواړي
د تاترې د سر پړونے
کوزول غواړي
پګړی د لوے خېبر بابا
راغورزول غواړي
خپلې د زور اوبهٔ په
لوړه خېژول غواړي
ستا غورزولې غورځنګونه
ستا په خونه کوي
تهٔ لا ژوندے ئې [iii]

ترجمہ: "آپکو کوئی خبر ہی نہیں کہ آپکا دشمن کیا چاہتا ہے۔ وہ تیری عظمتوں کا چادر اور تیری عزتوں کی پگڑی اچھالنا چاہتا ہے۔ اپنی زور آوری اسلئے ثابت کرنا چاہتا ہے کیونکہ آپ نے اپنی ہیبت اور رعب ڈالنا چھوڑ دیا ہے۔ کیا تم اب اپنے آپ کو زندہ سمجھتے ہو؟"

خاندان کی عزت: ایک پختون کی خودداری اس کے خاندان اور قبیلے کی عزت کے ساتھ جڑی ہوتی ہے، اور وہ اس کی حفاظت کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

پختون ثقافت میں خودداری کی ایک اہم علامت بدلہ لینے کا تصور ہے۔ اگر کسی کی عزت پر حملہ کیا جائے یا خاندان کی توہین کی جائے، تو خودداری کا تقاضا ہے کہ اس کا جواب دیا جائے۔

کسی کا احسان نہ لینا: پختونولی میں خودداری کا مطلب یہ بھی ہے کہ کوئی پختون کسی پر انحصار نہ کرے اور نہ کسی کے سامنے جھکے۔

خود مختاری: ہر پختون اپنے کام اور زندگی میں خود مختار رہنے کو ترجیح دیتا ہے اور احسان کو خودداری کے خلاف سمجھتا ہے۔

معاشرتی تعلقات میں خودداری: پختونولی کے اصولوں میں خودداری کا مطلب یہ بھی ہے کہ انسان اپنے تعلقات میں عزت اور وقار کا مظاہرہ کرے۔

جرگہ کا نظام: فیصلے انصاف اور عزت کے اصولوں پر مبنی ہونے چاہیں۔

مہمان نوازی: مہمان کی عزت پختونولی کا اہم حصہ ہے، اور میزبان خودداری کے ساتھ اپنے مہمان کی خدمت کرتا ہے۔

خودی اور خودداری کا تعلق پختونولی میں: پختونولی میں خودی (اپنے وجود کا شعور) کے بغیر خودداری کا تصور ممکن نہیں۔ ایک پختون اپنی خودی کے شعور سے ہی اپنی عزت، غیرت، اور وقار کی حفاظت کرتا ہے۔

JSCRR

خودداری، خودی کی حفاظت کا عملی پہلو: خودداری پختون کی خودی کو مضبوط کرتی ہے۔ جب ایک پختون اپنی غیرت، عزت، اور آزادی کی حفاظت کرتا ہے، تو یہ اس کی خودی کو مزید طاقتور بناتا ہے۔

**دونوں کے توازن کی ضرورت:**

پختونولی میں خودی اور خودداری کو توازن کے ساتھ برتا جاتا ہے۔ اگر خودداری میں شدت آجائے تو یہ انا یا غیر ضروری ضد میں بدل سکتی ہے، اور اگر خودی کمزور ہو جائے تو پختون اپنے اصولوں پر قائم نہیں رہ سکتا۔

مہمان نوازی اور پناہ دینا: پختونولی میں مہمان کی عزت اور دشمن کو بھی پناہ دینا خودداری اور خودی کا عملی مظہر ہیں۔

جنگ اور مزاحمت: پختون اپنی آزادی اور خودمختاری کے لیے کسی بھی بیرونی طاقت کے خلاف لڑتے ہیں، جیسا کہ تاریخ میں افغانوں نے کئی بار بیرونی حملہ آوروں کے خلاف مزاحمت کی۔

پختونولی میں خودی اور خودداری نہ صرف ذاتی کردار کا حصہ ہیں بلکہ پورے سماجی ڈھانچے کی بنیاد بھی ہیں۔ خودی پختون کے شعور، عزت، اور اپنی انفرادیت کی پہچان ہے، جبکہ خودداری اس شعور کا عملی اظہار ہے، جو عزت، غیرت، اور آزادی کی حفاظت میں نمایاں ہوتی ہے۔ ان دونوں کا توازن پختونوں کی زندگی اور ثقافت میں اہم کردار ادا کرتا ہے

خدائی خدمتگار تحریک، جسے سرخ پوش تحریک بھی کہا جاتا ہے، 20ویں صدی کے اوائل میں برِصغیر میں پختون رہنما خان عبدالغفار خان (باچا خان) نے شروع کی۔ یہ تحریک پختونولی، اسلامی اصولوں، اور عدم تشدد کے فلسفے پر مبنی تھی، اور اس کا مقصد سماجی اصلاحات، آزادی، اور پختونوں کو سماجی و سیاسی شعور دینا تھا۔ اس تحریک میں خودی اور خودداری کے تصورات اہم بنیاد کے طور پر شامل تھے، کیونکہ اس نے پختون معاشرت میں ایک نئے شعور اور عمل کا آغاز کیا۔

**تحریک کا مقصد:**

پختون قوم کو غلامی، ناانصافی، اور استحصالی نظام سے نجات دلانا۔

JSCRR

تعلیم، سماجی انصاف، اور برادری کے درمیان اتحاد کو فروغ دینا۔

برطانوی سامراج کے خلاف عدم تشدد کے ذریعے جدوجہد کرنا۔

پختون ثقافت اور اسلامی اخلاقیات کو بحال کرنا۔

**مرکزی نظریہ:**

تحریک کا نظریہ پختونولی، اسلامی تعلیمات اور عدم تشدد کے اصولوں پر مبنی تھا۔

باچا خان کا ایمان تھا کہ صرف تعلیم، کردار سازی، اور خدمت کے ذریعے پختون قوم اپنی کھوئی ہوئی عزت اور آزادی واپس حاصل کر سکتی ہے۔

**تحریک کے اصول:**

ذاتی کردار کی پاکیزگی۔

خدمتِ خلق کے لیے اپنی ذات کو قربان کرنا۔

برابری اور انصاف پر مبنی معاشرے کا قیام۔

**خدائی خدمتگار تحریک میں خودی کا تصور:**

خودی خدائی خدمتگار تحریک کی بنیادوں میں شامل ایک کلیدی تصور تھا، کیونکہ یہ تحریک پختونوں کو ان کے شعور، مقصدِ حیات، اور انفرادی و اجتماعی ذمہ داریوں کا احساس دلانا چاہتی تھی۔ تحریک کے چیدہ چیدہ اور صاحبان کتب شعرا میں فضل رحیم ساقی، عبدالمالک فدا، ولی محمد طوفان، عبدالاکبر خان اکبر وغیرہ شامل ہیں جنھوں نے اپنی شاعری میں دیگر پختون اقدار کے ساتھ ساتھ خودی اور خودداری کو بھی اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے۔

تحریک کا اہم مقصد یہ تھا کہ پختون اپنی ذات، اپنی اہمیت، اور اپنی طاقت کو پہچانیں۔

تحریک کے شعراءنے پختونوں کو انکی تاریخی عظمت یاد دلائی۔ نامور شاعر ولی محمد طوفان ایک نظم میں یوں لکھتے ہیں کہ:

اے د خېبر د سردرو
د عظمتونو کخو
د تاترې د ننګ ناموس د
غېرتونو کخو
د خپلو ستغو زوړو، سمڅو د
ناوؤنو کخو
د سنګرونو، د مورچو او د
برجونو کخو
د پلرګنو د لوئې مړاني
حفاظت کوؤنکو
اے د پښتو او پښتنو سره تل
پت کوؤنکو
تاسو د تورې په قلم دې لوے
تاریخ لیکلے
درز د عظمت مو په زهرا او
په مریخ لیکلے[iv]

ترجمہ : " اے خیبر کے عظمتوں، تاترہ کے ننگ و ناموس، اپنے سخت اترائیوں، دروں، سنگر اور مورچوں کے رکھوالو، اے اپنی زبان اور اپنی قوم پر مر مٹنے والو تم نے اپنی تلوار کے دھار سے اپنی عظیم تاریخ رقم کی ہے۔ اور اپنی عظمت کی دھاک زہرہ اور مریخ پر بٹھائی ہے۔"

برطانوی سامراج کے تسلط نے پختونوں کو احساسِ کمتری اور غلامی کی ذہنیت میں دھکیل دیا تھا۔ خدائی خدمتگار تحریک نے پختونوں کو یہ شعور دیا کہ وہ بھی ایک آزاد، مضبوط، اور باعزت قوم ہیں۔

باچاخان نے تعلیم کو خودی کی ترقی کا ذریعہ سمجھا۔ ان کے مطابق، تعلیم سے پختون اپنی انفرادیت اور قوتِ عمل کو پہچان سکتے ہیں۔

تحریک کے تحت کئی مدارس اور تربیتی مراکز قائم کیے گئے تاکہ لوگوں میں شعور بیدار ہو۔

تحریک نے پختونوں کو یہ پیغام دیا کہ زندگی کا ایک اعلیٰ مقصد ہونا چاہیے، اور وہ مقصد قوم کی آزادی، انصاف، اور خدمت ہونا چاہیے۔

خدائی خدمتگار تحریک میں خودداری کا تصور:

خودداری اس تحریک کا عملی پہلو تھا، جو پختونوں کی غیرت، عزتِ نفس، اور آزادی کی حفاظت پر زور دیتا تھا۔

غلامی سے انکار: خودداری کا سب سے بڑا مظاہرہ یہ تھا کہ خدائی خدمتگار تحریک نے پختونوں کو برطانوی سامراج کی غلامی قبول کرنے سے انکار کا درس دیا۔ تحریک کے شعرا کے کلام میں غلامی سے نفرت اور آزادی کی محبت یوں جھلکتی ہے۔ ولی محمد طوفان آزادی سے محبت کا اظہار یوں کرتا ہے:

ازادي ګڼه الوت په خپله خوښه
غلامي سپېره د بل په اشاره ده[v]

ترجمہ: "آزادی کو اپنی مرضی کا پرواز سمجھو کیونکہ غلامی کا نحوست کا زندگی کو دوسروں کے اشاروں پر ناچنے کا نام ہے۔"

ایک دوسری جگہ غلامی سے نفرت کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ:

مونږ پښتانهٔ یو غلامي نهٔ منو
خدائیګو دا لویه بدنامي نهٔ
منو[vi]

ترجمہ: "ہم پختون ہیں اور غلامی کو قبول نہیں کرتے کیوں کہ یہ بڑی ذلت اور رسوائی ہے۔"

برطانوی حکومت کی ملازمت، احسانات، اور مراعات کو تحریک کے ارکان نے خودداری کے ساتھ ٹھکرایا۔

تحریک نے اس بات پر زور دیا کہ خودداری صرف ذاتی وقار کی حفاظت تک محدود نہیں بلکہ خدمتِ خلق کے ذریعے بھی ظاہر کی جاسکتی ہے۔ خدائی خدمتگاروں نے سماجی مسائل جیسے غربت، ناخواندگی، اور بیماریوں کے خلاف کام

JSCRR

کر کے اپنی خودداری کا عملی مظاہرہ کیا۔ تحریک نے پختونوں کو یہ شعور دیا کہ وہ ایک قوم ہیں، اور قوم کی عزت و خودداری کی حفاظت ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔ عبدالاکبر خان اکبر قوم کے لئے جان و مال کی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے کہ:

څو چې د قام لار کښې مال او
تن هستي فدا نۀ کړې
زړۀ مې اوبۀ نۀ څښي کۀ
قامیان ګلے ګلے وینم[vii]

ترجمہ: "جب تک قوم کی خاطر جان و مال قربان نہ کرو تب تک مجھے تسکین نہیں ملتا اگرچہ برائے نام افراد جھرمٹ چلتے پھرتے دیکھ رہا ہوں۔"

مشہور خدائی خدمتگار شاعر فضل رحیم ساقی قومی ذمہ داریوں اور کاموں کو اولیت اور فوقیت دیتے ہوئے کہتا ہے کہ:

چې له قامي کارونو وړاندې
ګڼي خپل کارونه
لکه د خرۀ به ورته یو موټے
واښۀ پراتۀ وي[viii]

ترجمہ: "جو کوئی بھی اپنے ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر ترجیح دیتا ہے اسکی مثال اس گدھے جیسی ہے جس کے آگے مٹھی بھر گھاس ہو اور وہ اسی پر مطمئن ہو۔"

قوم کی آزادی کو خودداری کا اہم جزو سمجھا گیا۔

**خودی اور خودداری کا آپس میں تعلق:**

خدائی خدمتگار تحریک نے پختونوں کو ان کی خودی کا شعور دلایا، کیونکہ ایک غلام ذہنیت خودداری کا مظاہرہ نہیں کر سکتی۔

خودداری کے ذریعے خودی کو تقویت:

جب پختونوں نے اپنی عزتِ نفس اور آزادی کے لیے خودداری کا مظاہرہ کیا تو یہ ان کی خودی کو مزید مضبوط کرنے کا باعث بنی۔

ثوک چې کښېني د بل لاس ته
عاقبت ذليل شي دل شي[ix]

ترجمہ: "جو کوئی دوسروں کے دیئے کا منتظر ہو جائے وہ آخرکار ذلیل و خوار ہو کے رہ جاتا ہے۔"

د داسې خلقو نه خرۀ زر ځله
ښۀ
فکر د چا چې وي د بل په مرضى[x]

ترجمہ: "ایسے لوگوں سے گدھے ہزارہا بہتر ہیں جو دوسروں کی مرضی سے سوچتے ہیں۔"

تحریک نے خودی اور خودداری کو متوازن کیا۔ عدم تشدد کے فلسفے نے اس بات کو یقینی بنایا کہ خودداری کو انتقام یا انا میں نہ بدلا جائے، بلکہ اسے شعور اور خدمت کے ذریعے ظاہر کیا جائے۔

**خدائی خدمتگار تحریک کے عملی اقدامات میں خودی اور خودداری:**

2. سماجی خدمت:

خدائی خدمتگاروں نے خودداری کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے غریبوں، بیماروں، اور کمزوروں کی مدد کی۔ اکبر انسانیت کی خدمت کا درس دیتے ہوئے کہتا ہے کہ:

نور واړه انتشار دے بس وحدت
کښې جميعت
ارام د بنيادم له کۀ سامان
اوپېژنے[xi]

ترجمہ : "اگر انسانیت کی بہتری کا سامان پہچاننا چاہتے ہو تو وحدت اور جمیعت کو پہچانو کیونکہ اسکے علاوہ باقی سب کچھ انتشار ہے۔"

اس خدمت کو ذاتی وقار اور عزت کا ذریعہ سمجھا گیا۔ برطانوی حکومت کے خلاف عدم تشدد کے ذریعے مزاحمت تحریک کی خودداری کا سب سے بڑا عملی مظاہرہ تھا۔

خدائی خدمتگار تحریک نے پختونوں کو ان کی خودی اور خودداری کا شعور دیا۔ خودی نے انہیں یہ سمجھنے میں مدد دی کہ وہ اپنی تقدیر کے مالک ہیں، جبکہ خودداری نے انہیں سامراجی غلامی اور ظلم کے خلاف کھڑے ہونے کی ہمت دی۔ باچا خان کی قیادت میں یہ تحریک پختونولی، اسلامی اصولوں، اور عدم تشدد کی ایک انوکھی مثال بن کر ابھری، جس نے پختون قوم کی تاریخ میں گہرے نقوش چھوڑے۔

خدائی خدمتگار تحریک کی شاعری میں خودی اور خودداری کے تصورات کا گہرا اور نمایاں ذکر ملتا ہے۔ یہ شاعری تحریک کے مقاصد، اصولوں، اور فلسفے کو عوام تک پہنچانے کے لیے ایک مؤثر ذریعہ تھی۔ پختون شعرا نے اپنی شاعری میں خودی (انفرادی شعور، شناخت، اور خود مختاری) اور خودداری (عزتِ نفس، غیرت، اور آزادی) جیسے تصورات کو ابھارا تاکہ قوم کو بیدار کیا جا سکے اور تحریک کے پیغام کو مقبول بنایا جا سکے۔

شاعری ایک اہم ذریعہ تھی جس کے ذریعے تحریک کے پیغامات عوام تک پہنچائے گئے۔ پختون سماج میں شعری روایت بہت مضبوط ہے، اور شعر سننا اور یاد رکھنا عوامی زندگی کا ایک حصہ ہے۔

خدائی خدمتگار تحریک نے شاعری کے ذریعے لوگوں کو اپنی حالت پر غور کرنے، غلامی سے آزادی کی خواہش رکھنے، اور اپنے اندر خودی اور خودداری کو اجاگر کرنے کی دعوت دی۔ شاعری نے تحریک کے اصول، جیسے عدم تشدد، سماجی انصاف، تعلیم، اور خدمتِ خلق کو جذباتی اور تخلیقی انداز میں بیان کیا۔ شاعری نے پختون عوام کو حوصلہ، اتحاد، اور جدوجہد کے لیے متحرک کیا۔ خودی اور خودداری کے تصورات کو انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر اجاگر کیا

JSCRR

گیا۔ خدائی خدمتگار تحریک کی شاعری میں خودی کو ایک اہم موضوع کے طور پر پیش کیا گیا تاکہ پختونوں کو اپنی انفرادی شناخت اور عزت کا شعور دلایا جا سکے۔ فضل رحیم ساقی خودی اور خودداری کا درس دیتا ہے کہ:

په غوښتلو د چا لاس اموخته مۀ شه
چې غوښته له ستوني ښکته شي ګنډېر شي[xii]

ترجمہ: "کبھی کسی کو مانگنے کی عادت نہ پڑے کیونکہ مانگی ہوئی چیز زہر سے زیادہ بد تر ہے"۔

ایک اور شعر میں خودی کا اشارہ اس طرح ملتا ہے کہ:

له هغې خوراکه تریخ صبر بهتر دے
چې ډوډۍ د اغیارو په بورجل خوري[xiii]

ترجمہ: "اس خوراک سے کڑواز ہر ہزار درجہ بہتر ہے جس خوراک کیلئے غیروں کے در پر ٹھوکریں کھانی پڑیں"

عبدالمالک فدا اللہ سے دعا کرتا ہے کہ مجھے حرص اور لالچ سے پاک زندگی دے۔ ایک شعر میں یہ آرزو اس طرح کرتا ہے:

چې په ویره او په طمع نۀ بدلیږي
هغه زړۀ هغه غېرت هغه ایمان را[xiv]

ترجمہ: "اے اللہ مجھے اس دل، اس غیرت اور اس ایمان سے نواز دے جو خوف اور حرص سے تبدیل نہ ہو"۔

خدائی خدمتگار تحریک سے وابستہ شاعروں نے اپنی شاعری میں انسان کو اپنی صلاحیتوں، اہمیت، اور کردار پر غور کرنے کی دعوت دی ہے۔ عبدالمالک فدا مسلمان ہونے کے لئے لازمی قرار دیتاہے کہ مسلمان کبھی اللہ کے سوا کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا کیونکہ یہی خودی اور خودداری کا تقاضا ہے۔

چې څوک وي مسلمان هغه د بل
نه ئۀ کړي سوال
نيولې ئې تلې کښې وي الله ته
سر او مال[xv]

ترجمہ: "مسلمان کبھی کسی سے نہیں مانگتا بلکہ ہمیشہ اپنا سر و مال اللہ کے سامنے ہتھیلی پہ رکھ کے پیش کرتا ہے"۔

خودداری کا ذکر: خدائی خدمتگار تحریک کے شعراء نے خودداری کو عزتِ نفس، غیرت، اور آزادی کے تصور کے طور پر پیش کیا۔ شاعری میں اس بات پر زور دیا گیا کہ کسی بھی قیمت پر اپنی عزت اور وقار پر سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ عبدالمالک فدا اپنی قوم کو خودی کا درس دیتے ہوئے کہتا ہے کہ:

لږ په سړه سينه سوچ اوکړه
د غيرت مقام دے
ځان دې مړئے خوښ دے د بل کۀ
خودمختار پښتونه[xvi]

ترجمہ: "اے پختون ذرا ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچھو کیونکہ یہی مقام غیرت ہے کہ دوسروں کا غلام بن کے رہنا پسند ہے یا خود مختار اور خود اختیار"؟

ولی محمد طوفان اپنی خودی اور خودداری کا احساس دلاتے ہوئے کہتا ہے کہ:

پرېښودے نۀ شو خپله برخه
شوکمارانو ته مونږ
دا خزانه سپارلے نۀ شو

ښامارانو ته مونږ[xvii]

ترجمہ: "ہم اپنا حصہ ڈاکوؤں کو نہیں دے سکتے اور نہ ہی سانپوں کو اپنا خزانہ حوالہ کر سکتے ہیں"۔

غلامی سے آزادی: برطانوی سامراج کے خلاف جدوجہد میں خودداری کو بنیادی اصول قرار دیا گیا۔ یہی وہ خودداری تھی جس کو بنیاد بنا کر تحریک کے شعراء نے آزادی کا درس دیا۔

ځوئے تهٔ د پښتون ئې پښتون
خوښ په مرئیتوب نهٔ دے
هر انسان ازاد دے مرئیتوب
څهٔ سړیتوب نهٔ دے[xviii]

ترجمہ: "تم پختون فرزند ہو اور پختون کبھی غلامی میں خوش نہیں ہو سکتا۔ ہر انسان آزاد ہے اور غلامی کوئی انسانیت والی چیز نہیں ہے۔"

عدم تشدد: تحریک کی شاعری میں اس بات پر زور دیا گیا کہ تشدد کے بغیر اپنی خودداری اور آزادی کا دفاع کیسے کیا جا سکتا ہے۔ عبدالمالک فدا پختون قوم کی وکالت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہم نے کبھی جنگ وجدل میں پہل نہیں کی۔

دا ئې فطرت دے چې پښتون په
هېچا نهٔ بلوڅیږي
څو ئې دښمن مقابلې ته ښهٔ
سنبال رانهٔ شي[xix]

ترجمہ: "یہ پختون کی فطرت ہے کہ وہ کبھی بھی کسی کو نہیں چھیڑتا جب تک دشمن مقابلے کی پہل نہ کرے"۔

خدائی خدمتگار تحریک کی شاعری خودی اور خودداری کے تصورات کا نہایت خوبصورت اور مؤثر اظہار ہے۔ اس شاعری نے عوام کو نہ صرف ان کے حقوق، ذمہ داریوں، اور آزادی کا شعور دیا بلکہ انہیں اخلاقی اور روحانی بلندی پر

بھی پہنچایا۔ یہ شاعری تحریک کا ایک اہم ہتھیار تھی، جس نے پختون عوام کو بیدار کیا اور انہیں ان کے اعلیٰ مقصد کے لیے جدوجہد کرنے پر آمادہ کیا۔

نتیجہ: اس مطالعہ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ پختونولی کے تمام اقدار آپس میں لازم وملزوم ہیں۔ اور خودی اور خودداری کا باقی تمام اقدار سے گہرا واسطہ ہے۔ غیرت، عزت، مہمان نوازی، پناہ، انتقام، جرگہ وغیرہ سب کو اگر گہرائی کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ تمام اقدار پختون قوم خودی اور خودداری کی وجہ سے کرتے ہیں۔ دوسروں کی عزت کرتے ہیں اور اپنی عزت کو ہر قیمت پر حاصل کرتے ہیں۔ خدائی خدمتگار تحریک چونکہ ایک پختون تحریک تھی اور اس کے شعراء شعوری اور لاشعوری دونوں طرح سے عین پختون نفسیات کے مطابق اپنی کلام میں ان اقدار کا تذکرہ کرتے رہے۔

## حوالہ جات

---

[i] ساقي، فضل رحيم، نيم جام،حميديه پرېس،يونيورستي بک ايجنسي،پېښور، س ــ ن،مخ۱۳۷

[ii] کبر،عبدالاکبرخان، ادني پنګه،منظور عام پرېس، پېښور،۱۹۷۱،ص، ۸۴

[iii] غورځنګ،ص،۱۰۴

[iv] غورځنګ،طوفان،ولي محمد،عامر پرنټ اينډ پنلشرز،پېښور،۲۰۱۴،مخ۹

[v] غورځنګ،مخ ۱۱۲

[vi] غورځنګ، ص ۱۶۰

[vii] ادبي پنګه،ص۱۱۶

[viii] نيم جام،ص۱۳۸

[ix] اکبر،عبدالاکبرخان، ادني پنګه،منظور عام پرېس، پېښور،۱۹۷۱،ص ۹۵

[x] ادبي پنګه،ص، ۱۳۵

[xi] ادبي پنګه،ص۵۶

[xii] نيم جام،ص۱۲۵

[xiii] نيم جام،ص،۱۸۵

[xiv] ديوان فدا،ص۱۵

[xv] ديوان فدا،ص۵۵

[xvi] فدا،عبدالمالک،ديوان فدا،زيب آرټ پبلشرز،پېښور،۲۰۰۴،ص۴۸

[xvii] غورځنګ،ص۴۵

[xviii] ديوان فدا،ص۱۶۵

[xix] غورځنګ،ص۲۳۶